ملعونوں کی اذان کے بارے
میں نیزے چبھونے والے دلائل

مصنف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ

۱۳۰۶

(ملعونوں کی اذان کے بارے میں نیزے چبھونے والے دلائل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱۸۴: از انجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت کلمۂ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل کہنا اختیار کیا ہے، پس اہلسنت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ سننے تبرا کے ہے یا نہیں اور اس کے انسداد میں کوشش کرنا باعث اجر ہوگی یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علٰی سید المرسلین محمد وخلفائہ الاربعۃ الراشدین واٰلہ وصحبہ و اہل سنتہ اجمعین۔

تمام حمدیں اللہ تعالٰی رب العالمین کے لئے ہیں اور صلوۃ وسلام رسولوں کے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء اربعہ راشدین اور آپ کی وصحابہ اور تمام اہلسنت پر۔ (ت)

الحق یہ کلمۂ مغضوبہ مبغوضہ مذکورۂ سوال خالص تبرّا ہے اور اس کا سُننا سُنّی کے لئے بمنزلہ تبرّا سُننے کے نہیں بلکہ حقیقۃً تبرّا سُننا ہے والعیاذ باللہ رب العٰلمین، تبرّا کے معنے اظہارِ برأت و بیزاری جس پر یہ کلمۂ خبیثہ نہ کنایۃً بلکہ صراحۃً دال ہے کہ اس میں بالتصریح خلافتِ راشدہ حضرات خلفاءِ ثلثہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ وہ بعد حضور پرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسند نشین نہ ہوئے کہ اُن کا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد تختِ خلافت پر جلوس فرمانا فرمان و احکام جاری کرنا نظم و نسق ممالکِ اسلامیہ و تمام امور ملک و مال و رزم و بزم کی باگیں اپنے دستِ حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ مشہور متواتر اظہر من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق مخالف یہاں تک کہ نصارٰی و یہود و مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ اُن محبانِ خدا و نوابانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا منشٔ یہی ہے اُن کے زعمِ باطل میں استحقاق خلافت حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنٰی میں منحصر تھا جب بحکمِ الٰہی خلافتِ راشدہ اول ان تین سردارانِ مومنین کو پہنچی روافض نے انھیں معاذ اللہ مولٰی علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور تقیۂ شنیعہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب کو عیاذًا باللہ سخت نامرد و بزدل و تارکِ حق و مطیع باطل بتایاف ؎

دوستیِ بے خرداں دشمنی ست

(بے عقل لوگوں کی دوستی اصل میں دشمنی ہے۔ت)

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا[1]
کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔(ت)

تو لاجرم لفظِ بلا فصل میں جو نفی ہے اُس سے نفیِ لیاقت و استحقاق مراد۔ تو اس مجمل لفظ میں غصب و ظلم و انکارِ حق و اصرارِ باطل و مخالفتِ دین و اختیارِ دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو قومِ روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بکتی ہے سب دفعۃً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی برأت و بیزاری کا کھلا اظہار، پھر تبرّا اور کس چیز کا نام ہے، میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کو چراغ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظیر پر قناعت کرتا ہوں، اگر کوئی شخص کہے (قوم شیعہ میں بعد عبدالرزاق بن ہمام کے جس نے ۲۱۱ھ میں انتقال کیا بلا فصل بہاؤ الدین املی ہونے سے محفوظ اور بظاہر نام اسلام سے محفوظ ہے) تو کیا اُس نے ان دونوں کے بیچ میں

ف: روافض کے طور پر حضرت مولٰی علی معاذ اللہ بزدل، تارکِ حق، مطیعِ باطل ٹھہرے۔

[1] القرآن الکریم ۱۸/۵

جتنے شیعے گزرے مثل طوسی و حلی و کلینی و ابن بابویہ وغیرہم سب کو کافر ملعون نہ کہا۔ نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہلِ حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکمِ کفر و لعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات علانیہ برسرِ بازار پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہوگا یا وہ اسے صریح اپنی توہین و تذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعے گزرے کسی کی مدح و عقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں، نہ معاذ اللہ قرآن و حدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ان لوگوں کی نیکی و خوبی پر دال، پھر حضرات خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جن کی ثنا و مدحت وادب و عقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل[1] اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات و احادیث حضرت رسالت و اقوال ائمہ اہلبیت صلوات اللہ علیہ وعلیہم سے اُن کی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال اُن کی نسبت الیساکلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جاتا کیونکر ہماری توہین مذہبی نہ ہوگا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا، غرض یہ تو وہ روشن و بدیہی بات ہے جس کے ایضاح کو جو کچھ کہئے اس سے واضح تر نہ ہوگا مجھے بتوفیق اللہ عز و جل یہاں یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ کلمات جو روافض حال نے سُنیوں کی ایذا رسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں اُن کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔

(۱) ان کی حدیث و فقہ کی رُو سے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں۔

(۲) اُن کے نزدیک بھی اُس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز و گناہ اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے۔

(۳) ان کے پیشوا خود لکھ گئے کہ ان زیادتیوں کی موجب ایک ملعون[2] قوم ہے جنھیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں۔

میں ان تینوں امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دُوں گا اور اُن کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا و باللہ التوفیق و لہ الحمد علی ارا ءۃ سواء الطریق (اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اسی کے لئے حمد ہے سیدھا راستہ دکھانے پر۔ ت)

---

[1] حضرات خلفائے ثلٰثہ کی ثنا و مدحت، ادب و عقیدت اہل سنت کے اصول مذہب میں ہے۔

[2] : روافض کے پیشواؤں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلا فصل وغیرہ زیادت کی موجد ایک ملعون قوم ہے۔

سندِ امرِ اوّل: شرائع الاسلام شیخ علی مطبوعہ کلکتہ، مطبع گلدستہ نشاط ۱۲۵۵ھ کے صفحہ ۲۴ پر ہے:

الاذان على الاشهر ثمانيه عشر فصلا التكبير اربع والشهادة بالتوحيد ثم بالرسالة ثم يقول حى على الصلوٰة ثم على الفلاح ثم حى على خير العمل والتكبير بعده ثم التهليل كل فصل مرتان[1]

اذان مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں، تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوٰۃ پھر حی علی الفلاح پھر حی علی خیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الٰہ الا اللہ ہر کلمہ دوبار۔

خضید حی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے:

هذا مذهب الاصحاب لا اعلم فيه مخالفا والمستند فيه ما رواه ابن بابويه والشيخ عن ابى بكر الحضرمى وكليب الاسدى عن ابى عبد الله عليه السلام انه حكى لهما الاذان فقال الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حى على الصلوٰة حى على الصلوٰة، حى على الفلاح حى على الفلاح، حى على خير العمل حى على خير العمل، الله اكبر الله اكبر، لا اله الا الله لا اله الا الله، والاقامة كذلك وعن اسمعيل الجعفى قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول الاذان والاقامة خمسة وثلثون حرفا

اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ و شیخ نے ابوبکر حضرمی و کلیب اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان کے سامنے اذان یوں بیان فرمائی اللہ اکبر ۴، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۲، اشہد ان محمدا رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الٰہ الا اللہ ۲۔ اور فرمایا اسی طرح تکبیر کہے۔ اور اسمٰعیل جعفی سے روایت ہے میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ اذان و تکبیر کا مجموعہ پینتیس ۳۵ کلمے ہے، پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک کر کے گنے، اذان اٹھارہ ۱۸

---

[1] شرائع الاسلام المقدمۃ السابقۃ فی الاذان والاقامۃ مطبعۃ الآداب فی النجف الاشرف ۱/ ۷۵

فعد ذٰلك بيده واحدا واحدا الاذان ثمانية عشر حرفا والاقامة سبعة عشر حرفا، واشار المصنف بقوله على الاشهر الى ما رواه الشيخ بسنده الى الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الاذان فقال تقول الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله، وروی زرارۃ والفضیل عن ابی عبد الله علیه السلام نحو ذٰلك وحکی الشیخ عن بعض الاصحاب تربیع التکبیر فی اٰخر الاذان وھو شاذ مردود بما تلوناہ من الاخبار[1] اھ ملخصًا۔

کلمے اور تکبیر ستّرہ، اور وہ جو مصنف (یعنی حلّی نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر اذان کے اٹھارہ کلمے ہیں وہ اس سے اس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسندِ خود حسین بن سعید اُس نے نضر بن سوید اُس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اذان کو پوچھا فرمایا یوں کہہ اللہ اکبر ۲، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ۲، اشھد انّ محمدا رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الٰہ الا اللہ ۲ (یعنی اس حدیث میں شروع اذان صرف دو تکبیر سے ہے، تو اذان کے سولہ ہی کلمے رہیں گے) اور زرارہ و فضیل نے امام ممدوح سے یونہی روایت کی اور شیخ نے بعض امامیہ سے آخر اذان میں چار تکبیریں نقل کیں اور وہ شاذ مردود ہے بسبب اُن حدیثوں کے جو ہم نے ذکر کیں اھ ملخصًا۔

شہید شیعہ ابو عبد اللہ بن مکی لمعہ دمشقیہ میں لکھتا ہے:

یکبر اربعا فی اول الاذان ثم التشھدان ثم حیعلات الثلث ثم التکبیر ثم التھلیل مثنی فھذہ ثمانیۃ عشر فصلا، فھذہ جملۃ الفصول

اول اذان میں چار بار اللہ اکبر کہے پھر دونوں شہادتیں پھر تینوں حی علیٰ پھر اللہ اکبر پھر لا الٰہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار، یہ اٹھارہ کلمے ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں منقول ہوتے

---

[1] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

المنقولة شرعا ولا یجوز اعتقاد شرعیة غیر ھذہ الفصول فی الاذان والاقامة کالتشھد بالولایة لعلی[ف۱] اھ ملخصا۔[۱]

ان کے سوا اذان اور اقامت میں اور کسی کو مشروع جاننا جائز نہیں جیسے اشھد ان علیا ولی اللہ اھ ملخصا۔

سند امر دوم: اسی مدارک میں ہے:

الاذان سنة متلقاة من الشارع کسائر العبادات فیکون الزیادة فیه تشریعا محرما کما یحرم زیادة "ان محمدا و اٰله خیر البریة" فان ذٰلك وان کان من احکام الایمان الا انه لیس من فصول الاذان[ف۲][۲]

اذان ایک سنت ہے جسے شارع (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا مثل اور عبادتوں کے، تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا اپنی طرف سے نئی شریعت ایجاد کرنا ہے اور یہ حرام ہے جیسے ان محمدا و اٰلہ خیر البریہ کا بڑھانا حرام ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں۔

اسی میں ہے:

الاذان عبادة متلقاة من صاحب الشرع فیقتصر فی کیفیتها علی المنقول والروایات المنقولة عن اھل البیت علیهم السلام خالیة عن ھذا اللفظ فیکون الاتیان به تشریعا محرما۔[۳]

اذان ایک عبادت ہے کہ صاحب شرع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے اور حضرات اہل بیت کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول ہوئیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشنا ہوگا کہ حرام ہے۔

سند امر سوم: شیخ صدوق شیعہ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین وارکان مذہب سے ہے، کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب الاذان والاقامة للمؤذنین میں لکھتا ہے:

روی ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیه السلام انه حکی لهما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر،

ابوبکر حضرمی وکلیب اسدی حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے راوی کہ اس جناب نے ان کے سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر(۴)،

---

[۱] اللمعة الدمشقیة

[۲] و [۳] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

ف۱: بعض ائمہ روافض کی تصریح کہ اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ یا اس کے مثل کہنا جائز ہے اور اذان میں اس کی مشروعیت کا اعتقاد باطل ہے۔

ف۲: بعض پیشوایان کی تصریح کہ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گھڑنا ہے اور یہ حرام ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله
الا الله، اشهد ان محمداً رسول الله
اشهد ان محمدا رسول الله، حی
علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة، حی علی الفلاح
حی علی الفلاح، حی علی خیر العمل حی علی
خیر العمل، الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله
وقال مصنف هذا الکتاب هذا هو الاذان
الصحیح لا یزاد فیه ولا ینقص منه و
المفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و
زادوا فی الاذان محمد و آل محمد خیر
البریة مرتین، وفی بعض روایاتهم بعد
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان
علیا ولی الله مرتین، ومنهم من روی بدل
ذلك واشهد ان علیا امیر المؤمنین
حقا مرتین ولا شك فی ان علیا ولی الله و
انه امیر المومنین حقا وان محمدا و آله
صلوات الله علیهم خیر البریة ولکن
لیس ذلك فی اصل الاذان وانما ذکرت
ذلك لیعرف بهذه الزیادة المتهمون
بالتفویض المدلسون انفسهم فی جملتنا [1]

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۲، اشہد ان
محمدا رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲،
حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲،
اللہ اکبر ۲، لا الٰہ الا اللہ ۲ ۔ مصنف اس
کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں
کچھ بڑھایا جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے،
اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ اُن پر لعنت کرے کچھ
جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں
محمد و آل محمد خیر البریۃ دو بار
بڑھایا اور انھیں کی بعض روایات میں اشہد
ان محمدا رسول اللہ کے بعد اشہد ان علیا
ولی اللہ دو بار آیا اور اُن کے بعض نے اس کے بدلے
اشہد ان علیا امیر المومنین حقا دو بار روایت
کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور
بیشک محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اُن کی
آل علیہم السلام تمام جہان سے بہتر ہیں مگر یہ
کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے اس لئے ذکر
کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان
لئے جائیں جو مذہب تفویض سے متہم ہیں اور براہ
فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ)
میں داخل کرتے ہیں۔

دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شروع میں
وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور اُن پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا لعنہم اللہ تعالیٰ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ باب الاذان والاقامۃ الخ دار الکتب الاسلامیہ تہران ایران ۱/۸۹-۱۸۸

اُن پر اللہ لعنت کرے۔

تنبیہ لطیف: جس طرح بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے یہ امور پیشوایانِ شیعہ کی تصریحات سے لکھے یونہی مناسب کہ اس کلمۂ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہی کے معتمدین سے ثابت کردیا جائے صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا اُس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سب صریح و دشنام قبیح ہونا ثابت۔ ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا ہے:

المفاخرة لا تنفك عن السباب اذا المفاخرة انما تتم بذكر فضائل له وسلبها عن خصمه او سلب رذائل عنه واثباتها لخصمه وهذا معنى السباب۔[۱]

دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل و کمال میں ترجیح دے) باہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت یونہی تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو اُن سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبرّی اور اپنے مقابل کے لئے انہیں ثابت کرے، اور یہی معنٰی دشنام دہی کے ہیں۔

نقله بعض محشى الروضة البهية شرح اللمعة الدمشقية على هامشها من كتاب الحج فى تفسير السباب صفحه ۱۶۱۔

اس کو روضہ بہیہ شرح لمعہ دمشقیہ کے بعض محشی نے اس کے حاشیہ پر کتاب الحج میں سباب کی تفسیر میں صفحہ ۱۶۱ پر نقل کیا ہے۔ (ت)

اب کہئے کہ خلافت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں، ضرور کہئے گا کہ اعلٰی فضائل سے ہے، اب کہئے "خلیفۂ رسول اللہ" کہہ کر آپ نے اُسے مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے لئے ثابت اور "بلافصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم سے سلب کیا یا نہیں، اقرار کے سوا کیا چارہ ہے۔ اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام، تو کیا محلِ انکار رہا کہ یہ مبغوض کلمہ معاذ اللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایانِ دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے پھر تبرا نہ بتانا عجیب سینہ زوری ہے۔

---

[۱] کتاب المختلف

ہاں اب داد انصاف طلب ہے

اگر بالفرض یہ کلمۂ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنّت کا دل دُکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسم مذہبی پر نظر ہے اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمۂ مذکورہ خود اُن کے مذہب میں بھی نہیں، نہ صاحبِ شرع صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت نہ حضرات ائمۂ اطہار سے اس کی اجازت، نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترتیب وکیفیت، بلکہ خود انھیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی حرام ہے کہ اشھد ان علیاً ولی اللہ، اور یہ زیادتیاں اس فرقۂ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو باتفاقِ اہلسنت وشیعہ کافر ہیں، تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کرسکتے بلکہ یقیناً سوا اس کے کہ اہلسنت کو آزاد دینا اور اُن کا دل دُکھانا اور اُن کی توہین مذہبی کرنا مدنظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں۔ سبحان اللہ! طرفہ بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ اُن کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اُس رسم مذہبی کا اعلان نہیں کرسکتا جس میں دوسرے فریق کی توہینِ مذہبی یا اس کے پیشوایانِ دین کی اہانت ہو، نہ کہ یہ ناپاک رسم کہ خود شیعہ کے بھی خلافِ مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر یہ اعلان کریں اور ہمارے پیشوایانِ دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر جو بتصریح انھیں کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دُکھائیں کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹِ ہند شیعہ ہوگئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دے دی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کرلی جس کے باعث ارتکابِ جرم میں دہشت نہ رہی، فالی اللہ المشتکی وعلیہ البلاغ وھوالمستعان ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔

رسالہ

ادلۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنۃ

ختم ہوا